از عدالت عظمیٰ

1 نومبر 1954

جزل فیملی پنشن فنڈ

بنام

انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال۔

مہر چند مہاجن چیف جسٹس۔ , ایس آر داس، غلام حسن، بھگوتی اور وینکتا راما آئیر جسٹس صاحبان

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ (1922 کا XI)، دفعہ۔10 (7) اور شیڈول قائدہ 2 (اے) (ب) جیسا کہ 1939 میں شائع ہوا۔انشورنس کمپنی پر انکم ٹیکس۔کیسے معلوم ہوا۔محکمانہ نمائندے کا بیان، انشورنس ایکٹ کا اثر (1938 کا IV) دفعہ 2(11)۔لائف انشورنس کاروبار۔

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10 (7) کی توضیعات کے مطابق 1943-1944 تا 1946-1947 کے عرصے کے لئے، لائف انشورنس کاروبار کے منافع اور فوائد کا حساب 1939 میں شائع ہونے والے قواعد کے قاعدہ 2 (اے) اور قاعدہ 2 (ب) کے تحت لگایا جاتا ہے اور یہ ایکٹ کے شیڈول میں شامل ہیں۔یہ حساب الگ الگ اور آزادانہ طور پر ایک بار قاعدہ 2 (اے) کے تحت اور پھر قاعدہ 2 (ب) کے تحت کیا جانا چاہیے۔اس طرح کی گنتی پر انکم ٹکس اس حساب سے زیادہ رقم پر عائد کیا جاتا ہے۔قاعدہ 2 (اے) کے تحت حساب کی بنیاد کے طور پر قاعدہ 2 (بی) کے تحت کی گئی حساب کو اپنانا غلط ہے۔

ٹریبونل کے حکم میں محکمہ انکم ٹیکس کے محکمانہ نمائندے کا محض بیان ٹریبونل کے حقائق کے نتائج کا اثر نہیں ڈال سکتا۔

کسی کمپنی کا کاروبار جو سبسکرائبر یا ان کے نامزد افراد کے حق میں انسانی زندگی پر منحصر ٹرمینیبل پنشن یا اینوٹیز دینے پر مشتمل ہوتا ہے، انشورنس ایکٹ 1938 کی دفعہ 2 (11) کے معنی میں ایک انشورنس کاروبار ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1953 کی دیوانی اپیل نمبر 144۔

1950 کے حوالہ نمبر 40 میں کلکتہ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے 28 نومبر 1951 کے فیصلے اور حکم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے سکومار مترا (ایس این مکھرجی ،بشمول)۔

مدعا علیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی۔ کے۔ ڈیفتری (بشمول۔این۔ جوشی)۔

1 نومبر 1954۔عدالت کا فیصلہ وینکٹارام آیر جسٹس کے اس کے ذریعے دیا گیا تھا۔

انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت حوالہ پر کلکتہ کی عدالت عالیہ کے فیصلے سے اپیل ہے۔اپیل کنندہ ایک کمپنی ہے جو 1870 میں ایک غیر رردرج شدہ ایسوسی ایشن کے طور پر وجود میں آئی تھی،اور 1906 میں اسے بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کی توضیعات کے تحت رجسٹر کیا گیا تھا۔اس کا کاروبار خصوصی طور پر چندہ دہندگان یا ان کے نامزد افراد کے حق میں انسانی زندگی پر منحصر ٹرمینیبل پنشن یا اینیوٹیز دینے پر مشتمل ہے۔اس اپیل میں تنازعہ - 1943،1944-1944،1945-1945،1946-1946 اور 1946-47۔ کے عرصے کے لئے انکم ٹیکس کے لیے کمپنی کے منافع تخمینہ کاری سے متعلق ہے،۔

مسئلے کے نکات پر عمل کرنے کے لیے،معاملے سے متعلق قانونی توضیعات کا حوالہ دینا مفید ہوگا۔انشورنس ایکٹ، 1938 کی دفعہ 2(11) میں "لائف انشورنس بزنس" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "انسانی زندگی پر انشورنس کے معاہدوں کو نافذ کرنے کا کاروبار" اور اس میں "انسانی زندگی پر سالانہ وظیفہ دینا" شامل ہے۔"لہذا اپیل کنندہ کمپنی کا کاروبار لائف انشورنس کا کاروبار ہوگا جیسا کہ انشورنس ایکٹ کے سیکشن 2(11) میں بیان کیا گیا ہے۔ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(7) کے تحت،انشورنس کے کسی بھی کاروبار کے منافع اور فوائد کا حساب ایکٹ کے شیڈول کے قواعد کے مطابق کیا جاتا ہے۔شیڈول کا قاعدہ 2 اس طرح ہے:

لائف انشورنس کاروبار کے منافع اور فوائد کو یا تو لیا جائے گا-

(ا) اس کاروبار سے پچھلے سال کی مجموعی بیرونی آمدنی اس سال کے انتظامی اخراجات کو کم کرے گی، یا

(ب) اس سال سے پہلے ختم ہونے والی آخری کم قیمت کی مدت کے لیے ایکچوریئل تخمینہ کاری ذریعے ظاہر کردہ سرپلس یا خسارے کو ایڈجسٹ کر کے حاصل ہونے والے سرپلس کی سالانہ اوسط جس کے لیے اسسمنٹ کی جانی ہے،تاکہ اس میں شامل کسی بھی سرپلس یا خسارے کو خارج کیا جا سکے جو کسی سابقہ انٹر ویلیوایشن مدت میں کیا گیا تھا اور کوئی بھی خرچ جو اس ایکٹ کے سیکشن 10 کے تحت کسی کاروبار کے منافع اور فوائد کا حساب لگانے کے لیے اجازت دی جا سکتی ہے، جو بھی زیادہ ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"قاعدہ 5(ii)" مجموعی بیرونی آمدنی" کی وضاحت کرتا ہے جس میں فروخت پر منافع یا سالانہ وظیفہ دینا شامل ہے۔ یہ قواعد 1939 میں نافذ ہوئے۔

1945 میں اپیل کنندہ کمپنی کے سالوں 1943-1944، 1944-1945 اور 1945-1946 کے منافع کا تخمینہ کاری انکم ٹیکس افسر نے لیا تھا۔ قاعدہ 2 کے تحت، انکم ٹیکس افسر کو جو کرنا تھا وہ یہ تھا کہ وہ اس قاعدے کے 2 سروں (اے) اور (ب) کے تحت کمپنی کے منافع کا حساب لگائیں اور جو بھی زیادہ ہو اسے قابل تشخیص منافع کے طور پر اپنائیں۔ تاہم اس نے اصل میں کیا کیا یہ غیر یقینی ہے، کیونکہ خود تخمینہ کاری کے احکامات کو ریکارڈ کے حصے کے طور پر ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ ٹریبونل کے 5 مارچ 1949 کے حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انکم ٹیکس افسر نے پہلے کچھ ایڈجسٹمنٹ کرنے کے بعد ایکچوریئل ویلیوایشن کی بنیاد پر رول 2 (ب) کے تحت منافع کا تعین کیا؛ اور دوسرا قائدہ 2 (ب) کے تحت آنے والے اعداد وشمار کی بنیاد پر، اس نے مزید ایڈجسٹمنٹ کر کے قائدہ 2 (اے) کے تحت منافع کا تعین کیا۔ یہ احکامات 14 جولائی 1945 کو دیے گئے تھے۔ کمپنی نے ان کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیلوں کو ترجیح دی، جس نے 30 نومبر 1945 کے اپنے حکم کے مطابق کہا کہ قاعدہ 5(ii) کے ذریعے زیر غور سالانہ کاروبار "خالص سالانہ کاروبار" تھا، کہ کمپنی کے ذریعے کیا جانے والا کاروبار "سالانہ اور لائف انشورنس کے درمیان مرکب" تھا، اور یہ کہ کمپنی کے کاروبار کی نوعیت کی انکم ٹیکس افسر کے ذریعے مناسب تحقیقات نہیں کی گئی تھیں۔ اس کے مطابق انہوں نے کیس کو مزید تفتیش اور تخمینہ کاری کے نئے احکامات جاری کرنے کے لیے ریمانڈ پر بھیج دیا گیا۔

جب تک معاملات ریمانڈ کے حکم کے مطابق انکم ٹیکس افسر کے سامنے مزید تفتیش کے لیے سامنے آئے، کمپنی کو سال 1946-47 کے منافع کا تخمینہ کاری بھی لگانا تھا۔ 23 دسمبر 1946 کے حکم نامے کے ذریعے انکم ٹیکس افسر نے تمام چار سالوں کے لیے کمپنی کے قابل قدر منافع کا تعین کیا۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ کمپنی کے کاروبار میں انشورنس کا کوئی عنصر نہیں ہے، اور یہ کہ حساب قاعدہ 2 (اے) کے تحت کیا جانا چاہیے۔ پھر اس نے 14 جولائی 1945 کے اپنے حکم میں اپنائے گئے طریقے کے مطابق اس اصول کے تحت منافع کا اندازہ لگانے کے لیے آگے بڑھا۔ اس نے سب سے پہلے قاعدہ 2 (ب) کے تحت ایکچوریئل ویلیوایشن کے مطابق شمار کردہ سالانہ ایڈجسمنٹ شدہ سرپلس لیا اور کچھ ایڈجسٹمنٹ کرنے کے بعد اسے قاعدہ 2 (اے) کے تحت اعداد وشمار کے طور پر اپنایا۔ یہ احکامات واضح طور پر غلط تھے۔ یہ بیان کہ پالیسیوں میں لائف انشورنس کا کوئی عنصر نہیں تھا، ٹریبونل کی طرف سے صحیح طور پر غلط قرار دیا گیا تھا اور اس کی حمایت کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اگر کمپنی کا اینوٹی کاروبار لائف انشورنس کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کاروبار نہیں ہوتا تو قاعدہ 2 (اے) کا بھی کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔اسی طرح انکم ٹیکس افسر نے قاعدہ 2 (ب) کے تحت حاصل کردہ اعداد و شمار کو اس قاعدے کے تحت مطلوبہ مواد کی آزادانہ تحقیقات کے بغیر قاعدہ 2 (اے) کے تحت منافع کی گنتی کی بنیاد کے طور پر اپنانے میں غلطی کی۔

کمپنی نے یہ معاملہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل میں اٹھایا، جس نے 26 ستمبر 1947 کے اپنے حکم کے ذریعے کہا کہ اپیل کنندہ کا سالانہ وظیفہ کاروبار لائف انشورنس کا کاروبار ہے، اور منافع کا تخمینہ قاعدہ 2 کے تحت کیا جانا چاہیے۔انہوں نے مزید کہا کہ پچھلے سال کے منافع اور نقصان کے فرست کی عدم موجودگی میں، انکم ٹیکس افسر قاعدہ 2 (اے) کے تحت حساب کتاب کے لیے رہنما کے طور پر صرف ایکچوریئل ویلیوایشن کے ذریعے فراہم کردہ مواد پر عمل کرسکتا ہے۔اس لیے انہوں نے تخمینہ کاری کے احکامات کی تصدیق کی۔

اس کے بعد کمپنی نے ٹریبونل میں اپیل کی۔ 5 مارچ 1949 کے اپنے حکم کے ذریعے ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ کمپنی کا کاروبار "ایک طرح سے "انشورنس ہے، اور منافع کا تخمینہ قاعدہ 2 (اے) اور قاعدہ 2 (ب) دونوں کے تحت منافع کا تعین کرنے کے بعد قاعدہ 2 کے مطابق کیا جانا چاہیے۔اس نے قاعدہ 2 (اے) کے تحت منافع کی گنتی میں انکم ٹیکس افسر کی طرف سے اپنائے گئے طریقہ کار پر اعتراض کیا، اور مشاہدہ کیا کہ اسے قاعدہ 2 (اے) کے تحت آزادانہ تحقیقات کرنی چاہیے تھی، اور منافع کا تعین کرنا چاہیے تھا اور نہ کہ صرف قاعدہ 2 (ب) کے تحت شمار کردہ اعداد و شمار کو قاعدہ 2 (اے) کے تحت منافع کی گنتی کی بنیاد کے طور پر اپنایا جانا چاہیے۔اس کے مطابق ٹریبونل نے قاعدہ 2 (اے) کے قیود سے منافع کا تعین کرنے کے لیے مزید تفتیش کے لیے معاملہ انکم ٹیکس افسر کے پاس بھیج دیا۔

اس حکم سے ناخوش، مدعاعلیہ نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے تحت حوالہ کے لیے درخواست دی، اور اس درخواست پر، درج ذیل سوالات عدالت عالیہ کے فیصلے کو بھیجے گئے:

1۔چاہے معاملے کے حقائق اور حالات میں ٹیکس دہندہ کمپنی کا کاروبار مکمل طور پر اینیوٹی کاروبار پر مشتمل ہو یا اس میں عام لائف انشورنس کاروبار کے کچھ عناصر شامل ہیں جو اینیوٹی کاروبار سے الگ ہیں۔

2 ۔کیا انکم ٹیکس افسر کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 (7) سے منسلک شیڈول کے قائدہ 2 (اے) کے تحت حساب کتاب کا تخمینہ لگانے میں جائز قرار دیا گیا تھا۔

حوالہ کی سماعت چکرورتی اور ایس آر داس گپتا ججوں نے کی۔ان کا موقف تھا کہ پہلا سوال ٹریبونل کے حکم پر ظاہر ہوا لیکن اس پر سب نے اپنی رائے کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"اس کا کاروبار مکمل طور پر انسانی زندگی پر سالانہ اینوٹیز دینے کا کاروبار ہے، اور اس کے کاروبار کا کوئی حصہ عام لائف انشورنس کاروبار نہیں ہے"۔

چونکہ ہمیں اس اپیل میں اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے اس کا مزید حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

دوسرے سوال پر، انہوں نے مشاہدہ کیا کہ زندگی پر منحصر اینیوٹیز میں کاروبار جیسا کہ "مخصوص اینیوٹیز" کے برعکس انشورنس کاروبار ہوگا جیسا کہ ایکٹ کے سیکشن 2(11) میں بیان کیا گیا ہے، اور یہ کہ اس کاروبار کے منافع کا تعین قاعدہ 5(ii) میں بیان کردہ "مجموعی بیرونی آمدنی ہے" جیسا کہ کہا گیا ہے اس کا تعین قائدہ 2(اے) کے تحت کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد اپیل گزار کے اس اعتراض سے نمٹتے ہوئے کہ قاعدہ 2(اے) کے تحت منافع کا کوئی مناسب تعین نہیں کیا گیا تھا، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ پچھلے سالوں کے منافع اور نقصان کے فرست اور دیگر مواد کی عدم موجودگی میں انکم ٹیکس افسر کے پاس قاعدہ 2(ب) کے تحت مرتب کردہ اعداد وشمار کو قاعدہ 2(اے) کے تحت حساب کتاب کی بنیاد کے طور پر اپنانے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ دوسرے سوال کا جواب اسی کے مطابق مثبت میں دیا گیا۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیل کو دفعہ 66اے (2) کے تحت دیے گئے سرٹیفکیٹ پر ترجیح دی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کے لیے مسٹر مترا اس موقف پر اختلاف نہیں کرتے کہ انسانی زندگی پر منحصر اینوئٹی پالیسیوں پر کمپنی کا کاروبار بیمہ کاروبار ہے جیسا کہ دفعہ 2(11) میں بیان کیا گیا ہے، اور اس لیے کاروبار کے منافع کا حساب انکم ٹیکس ایکٹ کے شیڈول کے قائدہ 2 کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ ان دلیل یہ ہے کہ انکم ٹیکس افسر قاعدہ 2(اے) کے مطابق حساب کتاب کرنے میں ناکام رہا تھا، اور یہ کہ ٹریبونل اس قاعدے کے مطابق منافع کی درست گنتی کے لیے معاملے کو ریمانڈ کرنے میں درست تھا۔ یہ دلیل، ہماری رائے میں، کامیاب ہونا چاہیے۔ قاعدہ 2 کے تحت، انکم ٹیکس افسر کو شق (اے) کے تحت یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ پچھلے سال کی مجموعی بیرونی آمدنی کیا تھی، اور ان میں سے اس سال کے انتظامی اخراجات کو کاٹنا ہوتا ہے۔ اسے شق (ب) کے قیود سے ایکچوریئل ویلیوایشن کی بنیاد پر سالانہ اوسط سرپلس کا تعین بھی اس میں مقرر کردہ طریقے سے کرنا ہوگا۔ اس کے بعد اسے سال کے قابل قدر منافع کے طور پر جو بھی زیادہ ہو اسے اپنانا پڑتا ہے۔ اب اپیل کنندہ کی شکایت یہ ہے کہ جب کہ شق (ب) کے تحت حساب لگایا گیا تھا، شق (اے) کے تحت کوئی آزادانہ حساب نہیں لگایا گیا تھا، اور اس لیے قواعد کے مطابق منافع کا تعین نہیں کیا گیا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

قاعدہ 2 (اے) کے تحت کوئی آزادانہ حساب نہیں کیا گیا ہے، اور اس لیے اس قاعدے کی تعمیل نہیں کی گئی ہے۔ فاصل رججوں نے اس اعتراض کو اس بنیاد پر برقرار رکھنے سے انکار کر دیا کہ کمپنی نے انکم ٹیکس افسر کے سامنے کوئی مواد پیش نہیں کیا تا کہ وہ قاعدہ 2 (اے) کے تحت فیصلہ کر سکے، اور یہ کہ کسی بھی مواد کی عدم موجودگی میں انکم ٹیکس افسر قاعدہ 2 (اے) کے تحت بھی منافع کی گنتی کے لیے ایکچوریئل رپورٹ پر عمل کرنے میں جائز تھا۔

اپیل کنندہ کی دلیل یہ ہے کہ تحقیقات کے مرحلے پر دونوں فریقوں کے موقف کو مدنظر رکھتے ہوئے اور انکم ٹیکس افسر کی اس رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کمپنی کے اینوٹی کاروبار میں بیمہ کا کوئی عنصر نہیں تھا، قواعد کے تحت اصل پوزیشن ان سب کی طرف سے چھوٹ گئی تھی، جس کے نتیجے میں قاعدہ 2 (اے) کی توضیعات کے قیود سے منافع کا حساب لگانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی، کہ اپیل کنندہ جان بوجھ کر کوئی ثبوت پیش کرنے میں ناکام نہیں ہوا تھا، اور یہ کہ فاصل ججوں کا مشاہدہ کہ منافع اور نقصان کا کوئی فرست پیش نہیں کیا گیا تھا، غلط فہمی پر مبنی تھا۔ کیونکہ انشورنس کمپنی کے ذریعے ایسا کوئی فرست تیار نہیں کرنا پڑتا تھا۔

اب ہمیں ٹریبونل کے مقدمے کے فرست کی طرف رجوع کرنا چاہیے تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ انکم ٹیکس افسر کے سامنے واقعی کیا ہوا تھا، کیونکہ حقائق کے سوالات پر آخری لفظ اس کے پاس ہے، اور یہ عدالتوں پر پابند ہے۔ نہ تو ٹریبونل کے ذریعہ کیس کے فرست میں، اور نہ ہی اس کے ریمانڈ کے حکم میں کوئی نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ مطلوبہ مواد کو روک لیا گیا تھا۔ ٹریبونل کے حکم میں اس سوال سے متعلق واحد فرست مندرجہ ذیل ہے:

محکمہ جاتی نمائندے نے ہمارے سامنے اعتراف کیا کہ قاعدہ 2 (اے) کے تحت کیے گئے حسابات قاعدہ 2 (اے) کے تقاضوں کے مطابق نہیں تھے، لیکن یہ وضاحت کی گئی کہ چونکہ قاعدہ 2 (اے) کے تحت آمدنی کا تعین کرنے کے لیے ضروری معلومات دستیاب نہیں تھیں، اس لیے ایک تخمینہ لگایا گیا اور قاعدہ 2 (اے) کے تحت آمدنی کا تعین کرنے کے لیے قاعدہ 2 (ب) کے تحت طے شدہ آمدنی کو اپنایا گیا۔

"اس عبارت میں جس چیز کا حوالہ دیا گیا ہے وہ صرف محکمہ جاتی نمائندے کا بیان ہے نہ کہ نتیجہ۔ دوسری طرف، ٹریبونل کے فیصلے کا پورا مقصد یہ ہے کہ کمپنی کے کاروبار کی حقیقی نوعیت کے بارے میں انکم ٹیکس افسر کے غلط نظریے کی وجہ سے قاعدہ 2 (اے) کے تحت منافع کا تعین نہیں کیا گیا تھا۔ اگر ٹریبونل کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہوتا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے مطلوبہ مواد طلب کیا گیا تھا اور اسے روک دیا گیا تھا، تو عدالت عالیہ کا فیصلہ ناقابل تسخیر ہوتا، اور درحقیقت، صرف یہی وہ فیصلہ تھا جس تک پہنچا جا سکتا تھا۔ لیکن اس طرح کے نتیجے کی عدم موجودگی میں، ہمی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ں ایسی کوئی بنیاد نظر نہیں آ رہی ہے جس پر ٹریبونل کا حکم دفعہ 66(1) کے تحت حوالہ میں پریشان ہو۔ جب ایک بار یہ پایا جاتا ہے کہ قاعدہ 2 (اے) کے تحت مطلوبہ منافع کا کوئی مناسب تعین نہیں کیا گیا تھا - اور اسے درحقیقت تسلیم کر لیا گیا تھا - اور اس کا کوئی جواز نہیں تھا جیسا کہ عدالت عالیہ کا خیال تھا، تو صرف وہی حکم جو مناسب طریقے سے دیا جا سکتا تھا وہ یہ تھا کہ کیس کو مزید تحقیقات اور قانون کے مطابق نئے سرے سے نمٹانے کے لیے ریمانڈ پر لیا جانا تھا۔ یہ وہ حکم تھا جو ٹریبونل نے منظور کیا تھا، اور جو، ہماری رائے میں، درست تھا۔

اسی کے مطابق اس اپیل کی اجازت دی جائے گی، اور ٹریبونل کے ذریعے بھیجے گئے دوسرے سوال کا جواب منفی دیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انکم ٹیکس افسر قاعدہ 2 کے تقاضوں کے مطابق زیر بحث سالوں کے لیے اپیل کنندہ کمپنی کے منافع کی تحقیقات کے لیے آگے بڑھے گا۔ ان حالات میں، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ فریقین یہاں اور عدالت عالیہ دونوں میں اپنے اپنے اخراجات برداشت کریں۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document